مفت سلسلہ اشاعت نمبر 122

۳۹۵

خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی بہاریں
قیامت تک جاری ہیں



مصنف
ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ مانع الحمیری

مترجم
علامہ عبدالحکیم شرف قادری

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب	: خواب میں دیدار مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں قیامت تک جاری ہیں
مصنف	: ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ مانع الحمیری
مترجم	: علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب
ضخامت	: ۴۸ صفحات
تعداد	: ۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	: ۱۲۲
اشاعت	: فروری ۲۰۰۴ء

ملنے کے پتے:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی۔ 2439799

مدنی مدرسہ ضیاء القرآن

صدیق اکبر روڈ گھاس گنجی موسیٰ لین، کراچی۔

ابتدائیہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی ۱۲۲ ویں کڑی ہے۔ جو کہ ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ مانع الحمیری کی تصنیف لطیف جس کے مترجم مایہ ناز عالم علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب ہے۔ امید ہے کہ جمعیت کی سابقہ کاوشوں کی طرح یہ کاوش بھی ان شاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، تمام جہانوں میں جو کمال بھی نمودار ہوا وہ اسی کے کمال کی فرع ہے، ہر جہاں کو کامل حصہ عطا کیا گیا، اس کی تجلی اور پے در پے امداد سے کوئی جہاں محروم نہیں رہا کیونکہ اگر اس کی تجلی نہ ہوتی تو ان جہانوں کا وجود مٹ گیا ہوتا اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس کامل واکمل ہستی پر جن کے جمال جاں افروز سے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کو شرف بخشا اور جن کی صورت وسیرت کے جامع محاسن کے سمجھنے میں دنیا بھر کے دانشوروں کی عقلیں دنگ ہیں، ہمارے آقا اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبداللہ ﷺ وہ افضل ترین عبد جو عبودیت کی معراج کو پہنچے، کامل محاسن اور بلند اوصاف سے موصوف ہوئے، تمام انسانوں کے سردار، وہ افضل ترین عبد جن کا نور پوری کائنات میں پھیلا، اور اس نور سے ہر وہ شخص مستفیض ہوا جس کی نظر میں بصیرت کا نور تھا، اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل، علوم لدنیہ کے مظہر اَتَم، عرفانی حقائق کے جامع تمام ممکنات کے لیے کامل ترین برکت اور ہر موجود کے لیے عام رحمت۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آپ کے دیدار کا شرف عطا فرمایا، آپ کے رُخِ انور کے انوار کے مشاہدہ سے ان کی جانیں سعادت مند ہوئیں، یہ فضیلت آپ کے ان محبین کو بھی حاصل ہوئی جو آپ کی صحبت کا شرف حاصل نہیں کر سکے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں سچے خوابوں میں اپنے حبیب مکرم ﷺ کے دیدار کی دولت نصیب فرمائی، ایسے خواب بشارت بھی ہیں اور سراپا خیر بھی، احادیث شریفہ سے ایسے خوابوں کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔

حمد وثناء اور نعت مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد دبئی کے مجلّہ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ کے شمارہ نمبر ۹ سن ۱۴۱۵ھ میں استاذ شیخ مصطفیٰ زرقا کا ایک مقالہ شائع ہوا جس میں انھوں نے دعویٰ کیا

کہ خواب میں نبی کریم ﷺ کا دیدار صرف صحابہ کرام کو حاصل ہو سکتا ہے دوسروں کو نہیں' پیش نظر رسالے میں اس نظریے کا رد کیا گیا ہے' کیونکہ ان کا یہ نظریہ سلف وخلف کے تمام علماء امت کے خلاف ہے اور انھوں نے یہ نظریہ پیش کر کے ہر اس مسلمان کو تکلیف دی ہے جو اس نظریے پر آگاہ ہوا ہے' کاش کہ وہ ایسا نظریہ پیش نہ کرتے کیونکہ ہمار[illegible]ے اور ان کا ر[illegible] دنیا اور آخرت میں اتنا بلند ہے کہ بڑے بڑے لوگ اسے سر اٹھا کر اور پگڑی سنبھال کر دیکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت و شرافت سے نوازا ہے' آپ کو بڑی بڑی خصوصیات اور عظیم فضیلتیں عطا فرمائی ہیں' دنیائے وجود کو آپ ﷺ سے شرف حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی روشن آیات نازل فرمائی ہیں جو آپ کے رتبہ عالی پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (الحجرات ۴۹، آیت ۷)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول مکرم تشریف فرما ہیں۔

نیز ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب ۳۳، آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی مکرم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

ان دو آیتوں میں اس باکمال اور جامع کمالات ہستی کی طرف راہنمائی فرمائی گئی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کو شرف بخشا' چنانچہ آپ جنوں اور انسانوں کے رسول اور تمام جہانوں کے امام ہیں' اس لیے ضروری ہے کہ وہ ہستی اپنے حالات اور اپنی صفات میں یکتا ہو۔ چنانچہ آپ کی ذات اقدس کو شیطانی مداخلتوں سے محفوظ کر دیا گیا' کسی بھی اسکرین پر شیطان آپ کی صورت میں نہیں آ سکتا' کیونکہ یہ جیتی جاگتی حقیقتوں کے خلاف بھی ہے اور نص قطعی کی

تکذیب بھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء آیت ۱۰۷)

اے حبیب [illegible] نہیں بھیجا مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ

ترجمہ:۔ ہم نہیں ہیں مگر سراپا رحمت وہدایت۔ [1]

یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ پیدائشی طور پر اسلام کی وہ صورت ہیں جسے سر کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اور اسلام تو صراطِ مستقیم اور روشن حق ہے اس لیے بھی باطل کسی صورت میں حق خالص کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا اور شیطان تو سراسر باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ (الحجرات: ۴۹، آیت ۷)

ترجمہ: اور یقین کرو کہ تمہارے درمیان رسول اللہ تشریف فرما ہیں۔

جیسے کہ اس سے پہلے بیان ہوچکا ہے کہ یہ آیت واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ اس رسول گرامی ﷺ کی پہچان اور رب کریم کی بارگاہ میں ان کے مقام کی معرفت کی کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جب بندے کو اس معرفت کی توفیق نہ ہو تو معاملہ اصحابِ علم کے سپرد کردیا گیا' یہ بھی آدھا علم ہے (کہ جس چیز کا علم نہ ہو اسے علماء کے سپرد کردیا جائے) اور علم کے بغیر بحث ومباحثہ سے منع کیا گیا ہے۔

---

[1] یہ حدیث امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی ۱/۳۵، اور اسے صحیح قرار دیا علامہ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی، دیکھئے تفسیر ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں (وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ) نیز دیکھئے "شرح السنۃ" امام بغوی ۱۳/۲۱۳

تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ اے مسلمانو! پورے وثوق سے جان لو، عِلمُ الیَقِین، عَینَ الیَقِین اور حَقُّ الیَقِین کے ساتھ یقین کرلو کہ جب رسول اللہ ﷺ جسمانی طور پر تمہارے عالم مشاہدہ سے غائب ہو جائیں گے تو وہ پھر بھی رسول رہیں گے اور ان کی یہ رسالت قیامت تک محفوظ ہے اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کا معبوث ہونا برقرار ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بھیجنا امدادِ الٰہی ہے اور امداد منقطع نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے:۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (سورہ فاطر: ۳۵ آیت ۲)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے جو رحمت کھول دیتا ہے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے تو اس کے روکنے کے بعد کوئی اسے جاری کرنے والا نہیں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

پس رحمت کا عطا فرمانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے' جن لوگوں کی طرف رسول بھیجا جاتا ہے اللہ تعالی ان کا محاسبہ فرماتا ہے اس زندگی میں اور اس کے بعد بھی (قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو اس ہستی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟) تو رسالت کیسے غائب ہو سکتی ہے؟ اور اگر کسی کو نبوت کے غائب (اور زائل) ہونے پر اصرار ہے تو مؤذن کو اذان میں یوں کہنا چاہیے:۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالی کے رسول تھے"۔

(حالانکہ ہر موذن یہ کہتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زندہ بھی ہیں اور آپ کی رسالت بھی برقرار ہے) اور یہ اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے پیروکاروں کی روحیں آپ سے فیض حاصل کریں' کیونکہ عالم شہادت عالمِ ارواح سے زندگی حاصل کرتا ہے۔

اسی لیے امام بزار کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ہماری ظاہری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے اور ہماری رحلت بھی تمہارے لیے بہتر ہے، تم بات کرتے ہو اور تمہارے لیے گفتگو کی جاتی ہے تمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش کیے جائیں گے تو ہم جو بھلائی پائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور جو برائی پائیں گے تو تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔[1]

اسکی تائید اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے آپ پر درود بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے اور اس سلسلے کا جاری رہنا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی آپ کی روح انور پر ہمیشہ نازل ہوتی رہتی ہے (ﷺ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان (یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیة الاحزاب: ٥٦) یہ ایسی دلیل ہے جس کی سچائی مسلمان اسلام کے عظیم ترین رکن میں دیکھتا ہے، جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صیغہ حاضر کے ساتھ سلام عرض کرتا ہے (اور کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ) ہم نے جو اس سے پہلے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی روح اقدس بندوں کے اعمال کی طرف متوجہ رہتی ہے اس کی بھی اس سے تائید ہوتی ہے، ہمارے اس دعوی کو اس حقیقت واقعیہ سے بھی تقویت ملتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جسد اقدس آج بھی اسی طرح صحیح سالم ہے جس طرح پہلے دن رکھا گیا تھا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ملت اسلامیہ کا اجماع ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی نورانی روح پر اللہ تعالیٰ کی تجلی مسلسل ہے اس تسلسل نے آپ کی روح اقدس کو آپ کے جسم اصلی اور جسم مثالی پر غالب کر دیا ہے اسی لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی روح انور اور آپ کا جسم مثالی ہر اس جان پر ضوبار ہے جو آپ کا طالب ہے اور آپ سے عشق

---

[1] دیکھئے حافظ ہیثمی کی "مجمع الزوائد" ۹/۲۴۔ انھوں نے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں، علامہ عراقی نے "طرح التعریب" میں فرمایا کہ اس کی سند جید (عمدہ) ہے۔

کرنے والی ہر روح کو منور کر رہا ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے:۔

وَ اِذَا کُنْتَ فِی الْحَقَائِقِ غِرًّا ۔۔۔ ثُمَّ اَبْصَرْتَ عَارِفًا لَا تُمَارِیْ

وَ اِذَا لَمْ تَرَ الْھِلَالَ فَسَلِّمْ ۔۔۔ لِاُنَاسٍ رَأَوْہُ بِالْاَبْصَارِ

"جب تم حقائق سے بے خبر ہو، پھر تمہیں کوئی باخبر دکھائی دے جائے تو اس کے بارے میں شک نہ کرو"۔

"اور جب تم پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکو تو ان لوگوں کی بات مان لو جنہوں نے چاند سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے"۔

خواب میں زیارت کے بارے میں وارد احادیث کریمہ

۱۔ حدیث صحیح میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:۔

مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی وہ عنقریب بیداری میں ہماری زیارت کرے گا اور شیطان ہماری صورت میں نہیں آ سکتا"۔

امام بخاری فرماتے ہیں:۔

امام ابن سیرین نے فرمایا، یہ اس وقت ہے جب کوئی شخص آپ کو آپ کی صورت میں دیکھے۔ (ﷺ) [۱]

امام مسلم نے یہ اضافہ کیا ہے:۔

اَوْ لَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ

"یا گویا کہ اس نے بیداری میں ہماری زیارت کی ہے"۔ [۲]

---

[۱] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۳ کے بعد۔ [۲] صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۲۶۶

سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ

" گویا اس نے بیداری میں ہماری زیارت کی ہے"۔[1]

۲۔امام بخاری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی پس تحقیق اس نے ہماری زیارت کی، کیونکہ شیطان ہماری صورت نہیں اپنا سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔[2]

۳۔امام بخاری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:۔

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان ہمارا روپ نہیں دھار سکتا"۔[3]

یہ بھی امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ

"جس نے (خواب میں) ہماری زیارت کی اس نے حق دیکھا"[4]

۵۔امام ترمذی اپنی "سنن" میں (حدیث نمبر ۲۲۸۰) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جس نے (خواب میں) ہماری زیارت کی تو ہم ہی وہ ہیں (جس کی اس نے زیارت کی ہے) اس لیے کہ شیطان کے بس میں نہیں ہے کہ ہماری

---

[1] سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۰۴ [2] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۴ [3] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۶
[4] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۷

صورت اختیار کرے"۔

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح کرنے کے بعد فرمایا: علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اس نے آپ کی اسی صورت مبارکہ کی زیارت کی جو دنیا میں آپ کی تھی (یہاں تک کہ فرمایا) یہ بات معلوم ہے کہ بعض اوقات خواب میں آپ کی زیارت ایسی حالت میں ہوتی ہے جو آپ کے شایان شان تو ہوتی ہے لیکن آپ کی اس حالت کے مخالف ہوتی ہے جو دنیا میں تھی، اور یہ زیارت بھی برحق ہوتی ہے مثلاً آپ کی زیارت اس طرح ہوئی کہ آپ کے جسم اقدس نے پورے مکان کو پُر کر رکھا ہے تو یہ خواب اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مکان بھلائی کے ساتھ بھرا ہوا ہے۔

اور اگر شیطان آپ کی صورت یا آپ کی طرف منسوب کسی حالت کو اپنا سکے تو یہ اس حدیث کے عموم کے خلاف ہوگا جس میں ارشاد فرمایا:۔

> "بے شک شیطان ہماری صورت میں نہیں آسکتا" تو بہتر یہ ہے کہ آپ کی زیارت یا آپ کی کسی چیز کی زیارت یا آپ کی طرف منسوب کسی چیز کی زیارت کو اس بات سے ماوراء قرار دیا جائے کہ شیطان اسے اختیار کر سکے، تو یہ عزت اور عصمت کے زیادہ لائق ہے جیسے شیطان بیداری میں آپ ﷺ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحیح تاویل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی زیارت کسی بھی حالت میں ہو باطل اور بے بنیاد خواب نہیں ہے، بلکہ وہ اپنی جگہ پر درست ہے اگرچہ آپ کی زیارت آپ کی صورت مبارکہ کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ہو۔ پس اس صورت کو اختیار کرنا شیطان کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ قاضی ابوبکر بن الطیب وغیرہ کا قول ہے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان (فَقَدْ رَأى

ص۹۵

الْحَقَّ) اس کی تائید کرتا ہے اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس نے وہ حق دیکھا جس سے خواب دیکھنے والے کو آگاہ کرنا مقصود تھا۔ پس اگر یہ خواب اپنے ظاہر پر ہو تو فبھا ورنہ اسکی تاویل کی کوشش کی جائے گی اور اسے مہمل نہیں رہنے دیا جائے گا، کیونکہ یہ خواب یا تو بھلائی کی خوشخبری ہے یا شر سے ڈرایا جارہا ہے' دوسری صورت میں یا تو دیکھنے والے کو ڈرانا مقصود ہے یا اس کو شر سے روکنا مقصود ہے یا اسے کسی دینی یا دنیاوی حکم سے آگاہ کرنا مطلوب ہے۔[1]

اس کے بعد ابن حجر، قاضی عیاض کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ وہ شخص خواب کی اس زیارت کی تاویل اور اس کا صحیح ہونا بیداری میں دیکھ لے گا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ بیداری میں دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ آخرت میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرے گا، اس توجیہ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ آخرت میں تو تمام امت آپ کی زیارت کرے گی خواہ کسی نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہو یا نہ' تو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کو خصوصی طور پر کوئی فضیلت نہ رہے گی' قاضی عیاض نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہو سکتا ہے' کہ خواب میں نبی اکرم ﷺ کی اس صفت کے ساتھ زیارت جس کے ساتھ آپ معروف ہیں اس بات کا سبب ہو کہ اس شخص کو آخرت میں نوازا جائے اور وہ خاص طور پر قریب جا کر نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے سرفراز ہو اور اس کے درجات کی بلندی کی شفاعت کی جائے اور اسی قسم کی دوسری خصوصیات اسے حاصل ہوں۔[2]

حدیث شریف میں آیا ہے۔ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ وارد ہوئے ہیں' ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ شیطان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے لیکن اس کو یہ طاقت نہیں دی کہ نبی اکرم ﷺ کی صورت اختیار کر لے۔

امام مازری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی توجیہ میں محققین کا اختلاف ہے' قاضی ابوبکر

---

[1] فتح الباری ۱۲/۳۸۴ [2] فتح الباری ۱۲/۳۸۵

بن الطیب فرماتے ہیں کہ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی کا طلب یہ ہے کہ اس شخص کا خواب صحیح ہے نہ تو بے بنیاد خواب ہے اور نہ ہی شیطان کی تشبیہات میں سے ہے، اس کی تائید اس امر سے ہوئی ہے کہ بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں "فَقَدْ رَأَی الْحَق" حدیث کے ان الفاظ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی' کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا خواب بے بنیاد نہیں ہوگا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے حدیث کا مطلب یہ ہو کہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی اس صفت کے ساتھ زیارت کرے جس کے ساتھ آپ دنیا میں موصوف تھے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی واقعی صفت کی ضد کے ساتھ آپ کی زیارت کرے، اگر ایسا ہو تو یہ حقیقی خواب نہیں ہوگا بلکہ تاویلی خواب ہوگا، کیونکہ خواب دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہوتا ہے جو اپنے ظاہر پر محمول ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو تاویل کا محتاج ہوتا ہے۔

امام نووی نے فرمایا کہ قاضی عیاض کا یہ قول ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص حقیقۃً نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرتا ہے خواہ آپ کی صفت معروفہ کے ساتھ زیارت ہو یا غیر معروف صفت کے ساتھ جیسے علامہ مازری نے بیان کیا۔

امام نووی نے جس قول کا رد کیا ہے اسے خوابوں کی تعبیر کے امام، امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معتبر قرار دے چکے ہیں، قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اچھی اور درمیانی راہ ہے امام مازری کے قول کے ساتھ تطبیق دی جاسکتی ہے اور وہ اس طرح کہ دونوں صورتوں میں نبی اکرم ﷺ کا دیدار حقیقۃً ہے لیکن جب آپ کی اصل صورت میں ہو مثلاً کسی شخص کو آپ کی اصل صورت مبارکہ میں زیارت ہو تو اس کی تعبیر کی حاجت نہیں ہوگی اور جب مختلف صورت میں زیارت ہو تو یہ دیکھنے والے کی خامی ہے کہ اس نے ایک صفت کو اس حال پر گمان کیا ہے جس پر وہ ہے نہیں (یعنی اس نے ایک دوسری صورت کو نبی اکرم ﷺ کی صورت گمان کرلیا ہے ۲ (ق) اس خواب میں جو کچھ دیکھا گیا ہے اس کی تعبیر کی ضرورت پیش آئے گی، علماء تعبیر کا یہی معمول ہے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بے علم آدمی یہ کہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی

زیارت کی ہے تو اسے کہا جائے گا کہ آپ کی صفت بیان کرو (جو تم نے دیکھی ہے) اگر اس کا بیان روایات میں آنے والی صفت کے مطابق ہو تو اس کی بات مان لی جائے گی ورنہ قبول نہیں کی جائے گی، علماء تعبیر نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کی زیارت مختلف ہیأت میں بھی ہو سکتی ہے حالانکہ آپ کی صورت مبارکہ وہی ہے جو ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ شیطان آپ کی صورت ہرگز اختیار نہیں کر سکتا تو جس شخص کو آپ کی زیارت اچھی صورت میں ہوئی ہے تو یہ اس زیارت کرنے والے کا حسن ہے اور اگر آپ کے کسی عضو میں خلاف حسن کوئی بات ہے یا نقص ہے تو یہ زیارت کرنے والے کے دین کا نقص اور عیب ہے (اس ذات مقدسہ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا ہے خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ) یہ حق موقف ہے یہاں تک کہ زیارت کرنے والے پر ظاہر ہو جائے کہ اس میں کوئی خلل ہے یا نہیں؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نورانی ہیں اور صاف آئینے کی طرح ہیں، آئینے کی طرف دیکھنے والے کو اپنی ہی خوبصورتی اور بدصورتی دکھائی دیتی ہے۔

اسی طرح خواب میں آپ کے سنے ہوئے کلام کے بارے میں کہا جائے گا کہ اسے نبی اکرم ﷺ کی سنت کے سامنے پیش کیا جائے گا جو اس کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو اس کے مخالف ہو تو اسکی وجہ یہ ہو گی کہ سننے والے کے سننے میں خلل ہے پس نبی اکرم ﷺ کی ذات کریمہ کا دیدار برحق ہے اور اگر خلل ہے تو اس بنا پر ہے کہ خواب دیکھنے والے کے سننے میں یا اس کی بصیرت میں خلل ہے، یہ وہ بہترین فیصلہ ہے جو میں نے اس مسئلے میں (علماء محققین سے) سنا۔

پھر قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خواب کے اعتبار سے نبی اکرم ﷺ کو خصوصیت عطا کی ہے۔ اور شیطان کو منع کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی خواب میں آپ کی صورت اختیار کرے، تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ خواب میں آپ کی زبان اقدس پر جھوٹ جاری کر دے، اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے بارے میں قانونِ عادت توڑ دیا ہے (اور شیطان ان کی صورت بیداری میں اختیار نہیں کر سکتا) تا کہ بیداری میں ان کے حال کی صحت

ثابت ہو جائے، لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ شیطان بیداری میں نبی اکرم ﷺ کی صورت اختیار کر لے آپ کی صفت کے برخلاف صفت کے ساتھ بھی موصوف نہیں ہو سکتا (یعنی وہ آپ کی صفت سے مختلف صفت کے ساتھ موصوف ہو کر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں (ﷺ) اگر اس طرح ہو تو حق اور باطل کے درمیان التباس لازم آجائے گا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے ان کے اقوال کے درمیان تطبیق کی صورت مجھے یہ دکھائی دیتی ہے کہ جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی کسی ایک صفت پر یا متعدد صفات پر جو آپ کے ساتھ مختص ہیں تو اس نے آپ ہی کی زیارت کی ہے اور اگر تمام صفات مخالف ہوں تو یہ زیارت اس شخص سے مختلف ہوگی جس نے آپ کی حیات کا ملہ کی زیارت کی ہے، پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برحق زیارت کسی تعبیر کی محتاج نہیں ہے (بلکہ زیارت کرنے والے کی خوش بختی کی دلیل ہے) اور یہ حدیث (فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ) اسی پر منطبق ہے اور اگر آپ کی صفات میں کمی ہے تو اس کمی کے مطابق تاویل کی جائے گی اور پورے عموم کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جس کسی نے اور جس حالت میں بھی آپ کی زیارت کی ہے اس نے درحقیقت آپ ہی کی زیارت کی ہے۔[1]

اہم فائدہ

اسکے بعد امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دوسرا مسئلہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ماہرین تعبیر نے خواب میں مطلقاً اللہ تعالیٰ کے دیدار کو جائز قرار دیا ہے اور اس میں وہ اختلاف جاری نہیں کیا جو نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے بارے میں ہے۔

اور بعض نے اس بارے میں ایسے امور بیان کیے ہیں جو ہر صورت تاویل کے محتاج ہیں۔ کبھی تو اس کی تعبیر بادشاہ سے کی جائے گی، کبھی والد کے ساتھ، کبھی آقا کے ساتھ اور کبھی کسی

---

[1] فتح الباری ۱۲/ ۳۸۷

بھی فن کے امام سے تعبیر کی جائے گی، چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت پر آگاہی ناممکن ہے اور جتنے بھی تعبیر بیان کرنے والے ہیں ان کے بارے میں سچ اور جھوٹ دونوں ہی احتمال ہیں لہٰذا اس شخص کا خواب ہمیشہ تعبیر کا محتاج رہے گا برخلاف نبی اکرم ﷺ کے، کہ جب آپ کی اس صفت پر زیارت کی جائے گی جس پر اجماع ہے اور آپ کے بارے میں جھوٹ جائز نہیں ہے تو یہ حالت خالص حق ہوگی اور تعبیر کی محتاج نہیں ہوگی۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کے اس جملے (رَآنِی) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس شخص کو ہمارے بدن اور جسم کی زیارت ہوئی ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس نے ہماری مثال دیکھی ہے اور وہ مثال ذریعہ بن گئی ہے اس بات کا کہ جو معنی ہماری ذات میں پایا جاتا ہے وہ اس مثال کی طرف منتقل ہوگیا ہے (یعنی وہ جسم مثالی نبی اکرم ﷺ کے قائم مقام ہے)

اسی طرح ارشاد مبارک (فَسَیَرَ انِی فِی الْیَقْظَةِ) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہمارے جسم اور بدن کی زیارت کرے گا (بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہمارے جسم مثالی کی زیارت کرے گا)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: آلہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی، شے کی ذات خیالی مثال کا عین نہیں بلکہ غیر ہے، لہٰذا دیکھنے والے نے جو شکل دیکھی ہے وہ روح مصطفیٰ ﷺ یا آپ کی شخصیت نہیں ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اس نے مثال کی زیارت کی ہے۔[1]

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس نے خواب میں ہماری زیارت کی، جس صفت کے ساتھ بھی ہو تو اسے خوش ہونا چاہیے اور اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے سچا خواب دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور خوشخبری ہے، یہ جھوٹا خواب نہیں ہے جو شیطان کی طرف منسوب ہوتا ہے، کیونکہ شیطان ہماری صورت میں نہیں آسکتا۔

اسی طرح آپ کے فرمان (فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ) کا مطلب یہ ہے کہ اس نے حق دیکھا ہے باطل نہیں دیکھا۔ اسی طرح آپ کے ارشاد (فَقَدْ رَانِی) کا معنی یہ ہے کہ اس نے اس طرح

---

[1] فتح الباری ۱۲/ ۳۸۷

ہماری زیارت کی کہ اس کے بعد دیدار کا کوئی مرتبہ نہیں' کیونکہ جب شرط اور جزا متحد ہوں تو اسکی دلالت انتہائی کمال پر ہوتی ہے۔

شیخ ابو محمد بن ابی جمرہ کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد (فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلَ بِیْ) سے معلوم ہوتا ہے کہ جس صاحب دل کے خیال میں نبی اکرم ﷺ کی صورت منتقش ہو جائے اور اس کے عالم سرّ میں وہ صورت اسکے ساتھ گفتگو کرے تو یہ حق ہوگا' بلکہ دوسری جو چیز سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے یہ مشاہدہ زیادہ سچا ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان فرمایا ہے اور ان کے دلوں کو منور کر دیا ہے یہ مقام جس کی طرف شیخ نے اشارہ کیا ہے الہام ہے اور الہام اس وحی کی ایک قسم ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے' لیکن میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا کہ الہام کا وہ وصف بیان کیا ہو جو خواب کا بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ خواب کو نبوت (کے چھیالیس اجزا میں سے) ایک جز قرار دیا گیا ہے' الہام اور خواب میں یہ فرق بیان کیا گیا ہے کہ خواب کے معین قواعد ہیں اور اس کی مختلف تاویلیں ہیں' نیز خواب ہر شخص دیکھتا ہے' برخلاف الہام کے کہ وہ صرف خواص کے لیے واقع ہوتا ہے اور اس کے لیے کوئی قاعدہ نہیں ہے جس کی بنا پر الہام اور شیطانی القا کے درمیان فرق کیا جاسکے۔[1]

جمہور علما اس بات کے قائل ہیں کہ مباح کے سلسلے میں الہام پر عمل کرنا جائز نہیں ہے مگر جس وقت کوئی بھی دلیل نہ پائی جائے علامہ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ الہام کا انکار مردود ہے۔ کیونکہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی عزت افزائی کے لیے اس کے دل میں کسی حقیقت کا القاء کر دے (جس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں القا کی تو انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے اچانک فرمایا "یاساریة الجبل" لیکن سچے اور جھوٹے الہام کے درمیان فرق کا پیمانہ یہ ہے کہ جو الہام شریعت محمدیہ (علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کے معیار پر قائم ہو اور قرآن وحدیث میں اسے رد کرنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تو وہ مقبول ہے' ورنہ مردود وہ نفس کی غلط سوچ اور شیطانی وسوسہ

---

[1] فتح الباری ۱۲/ ۳۸۸

ہے۔

اس گفتگو سے وہ مسئلہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جس پر اس سے پہلے تنبیہ کی جا چکی ہے اور وہ یہ کہ اگر کسی سونے والے کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہو اور وہ دیکھے کہ سرکار دو جہاں ﷺ اسے کسی چیز کا حکم دے رہے ہیں تو کیا اس پر اس حکم کی تعمیل واجب ہے؟ یا اس حکم کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا ضروری ہے صحیح اور قابل اعتماد دوسری شق ہے۔[1]

علامہ ابن حجر مکی ہیتمی فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں کہ اس امر میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ بہت سے لوگ بیک وقت آپ کی زیارت کریں، کیونکہ آپ سورج کی طرح ہیں (سورج کو بیک وقت دنیا کے بہت سے لوگ دیکھتے ہیں) اسی طرح تاج بن عطاء اللہ نے فرمایا۔ اس دیدار سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ شخص صحابی ہو جائے کیونکہ صحابی ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ زیارت عالم ملک میں ہو اور یہ زیارت عالم ملکوت میں ہے اور اسے صحبت بھی نہیں کہا جا سکتا۔

نبی اکرم ﷺ کے دیدار کے ممکن ہونے کو اس حدیث سے تقویت ملتی ہے جسے امام دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ان الفاظ سے روایت کیا:۔

مَنِ اسۡتَکۡمَلَ وَرۡعَهٗ حُرِمَ رُؤۡیَتِیۡ فِی الۡمَنَامِ

علامہ ابن حجر مکی ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اپنی ورع اور تقویٰ کو کامل شمار کرے وہ خواب میں ہماری زیارت سے محروم کر دیا جائے گا، یعنی خواب کی وہ زیارت جو زائر کی فضیلت پر دلالت کرتی

---

[1] فتح الباری ۱۲/۸۹۔۳۸۸

نوٹ:۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو خواب میں شراب پینے کا حکم دیں تو کیا اس کے لئے شراب پینا جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، کیوں کہ اس شخص نے سوتے ہوئے ایک حکم سنا ہے جب وہ حکم شریعت کے خلاف ہے تو اس حکم پر عمل نہیں کیا جائے گا کیوں کہ شریعت مبارکہ کے احکام صحابہ کرام نے بیداری میں بقائمی ہوش وحواس سنے ہیں پھر وہ احکام ہر دور کے علماء نے بحالت بیداری سن کر نقل کئے ہیں یہ شخص خواب کی وجہ سے صحیح نہیں سن سکا۔ ۱۲ فتاوی عزیزی

ہے اس طرح کہ نبی اکرم ﷺ کے معروف اوصاف کا دیدار ہو اس کے محروم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اپنے تقویٰ کو کامل جاننا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اپنے عمل پر فخر کرتا ہے، رذی اخلاق کا اس پر غلبہ ہے اور وہ اپنی عبادت میں اخلاص اور سچائی سے محروم ہے (یہاں تک کہ فرمایا) اسے خاص طور پر یہ سزا اس لیے دی گئی کہ خواب کا سچا ہونا عمل کی سچائی کی دلیل ہے اور خواب کا جھوٹا ہونا عمل کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے، اسے نبی اکرم ﷺ کا دیدار عطا نہیں کیا جاتا تا کہ یہ دلیل بن جائے کہ وہ کمال تقویٰ کے دعوے میں جھوٹا ہے اسے تقویٰ وورع نام کی کوئی چیز حاصل نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا دیدار ممکن ہے، اس بارے میں صحیح حدیث بھی وارد ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس وقت حاضر ہوئی جب سورج کو گرہن لگا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، ام المؤمنین بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہے؟ (نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟) انھوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور زبان سے کہا سبحان اللہ! میں نے پوچھا کوئی نشانی ہے؟ تو انھوں نے اشارے سے بتایا کہ ہاں! میں بھی کھڑی ہوگئی یہاں تک کہ (قیام کے طویل ہونے کے سبب) مجھ پر غشی طاری ہوگئی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: : جو چیز بھی میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمھیں قبروں میں آزمائش میں ڈالا جائے گا، یہ آزمائش مسیح دجال کی آزمائش کے قریب ہوگی، تم میں سے ایک کے پاس آنے والا آئے گا اور کہا جائے گا کہ تو اس مرد کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ مومن کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں، ہمارے پاس روشن آیات اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا، ایمان لائے اور ہم نے پیروی کی، اسے کہا جائے گا کہ تو آرام سے سوجا، ہمیں معلوم ہے کہ تو مومن تھا، لیکن منافق کہے گا

کہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کچھ کہہ دیا۔[1]

یہ حدیث واضح دلیل ہے اور اس شخص پر رد کرتی ہے جو یہ کہتا ہے کہ زیارت صرف صحابہ کرام کو ہوتی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک اور صالح روحوں کو عالم برزخ میں دیدار ہوتا ہے، جب اس طرح ہے تو ماننا پڑے گا کہ دنیا میں بھی آپ کی زیارت ناممکن نہیں ہے۔

ابن عساکر نے اپنی کتاب "تبیین کذب المفتری فی مانسب الی الامام الاشعری" میں سند متصل کے ساتھ بیان کیا کہ امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رمضان کی ستائیسویں تاریخ میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ، ابن حجر نے "الدرر الکامنہ" میں، ابن سعد نے "الطبقات" میں اور ان کے علاوہ دیگر تذکرہ نگارں نے متعدد علماء اور اولیاء کا تذکرہ کیا جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی، معلوم ہوا کہ ضروری نہیں کہ صرف صحابہ کرام کو زیارت کی سعادت حاصل ہو۔

ابن قیم کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۳۷ پر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن نعیم نے بیان کیا کہ مجھے نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ لوگ جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں، کیا آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا ہاں بلکہ ہم ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

ابن قیم نے ہی کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۱۷ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اس حال میں کہ آپ حضرت علی مرتضی اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان فیصلہ فرما رہے ہیں۔

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ۱/۲۵۱، باب اس شخص کا جس نے صرف گہری غشی کی صورت میں وضو کیا، مسلم شریف حدیث نمبر ۹۰۵ موطا امام مالک ۱/۱۸۸ نسائی شریف ۳/۱۵۱

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ حماد بن ابی ہاشم کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ آپ کی دائیں جانب اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بائیں جانب تھے، دو شخص حاضر ہو کر اپنا مقدمہ بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کرتے ہیں اور آپ حضور اقدس ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، حضور انور ﷺ نے آپ کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے عمر! جب تم عمل کرو تو ان دونوں کے مطابق عمل کرنا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس شخص کو فرمایا کہ تم قسم کھا کر بتاؤ کہ کیا واقعی تم نے یہ خواب دیکھا ہے، اس نے قسم کھائی تو حضرت عمر بن عبد العزیز رو پڑے۔

کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۲۱۴ پر سات قاریوں میں سے ایک قاری حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بات کرتے تھے تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی، ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ جب بھی بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا میں خوشبو کو ہاتھ لگاتا ہوں اور نہ ہی اس کے قریب جاتا ہوں، ہوا یہ کہ مجھے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی اس حال میں زیارت ہوئی کہ آپ میرے منہ میں قرأت کر رہے تھے (یعنی میرے سامنے بیٹھ کر تلاوت کر رہے تھے) اس وقت سے میرے منہ سے یہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ (۲/۶۶۳) میں حضرت حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد بن سیرین (فن تعبیر کے امام) کے سامنے جب کوئی شخص کہتا کہ میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے تو وہ اسے فرماتے کہ جس ہستی کی تم نے زیارت کی ہے ان کی صفت بیان کرو، اگر وہ ایسی صفت بیان کرتا جسے امام ابن سیرین نہیں پہچانتے تھے تو وہ فرماتے کہ تم نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہیں کی۔ اس کی سند صحیح ہے۔

محدث حاکم، عاصم بن کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو بتایا کہ مجھے خواب میں سرور عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے، انھوں نے فرمایا آپ کی صفت بیان کرو میں نے بتایا کہ آپ کی شکل اور صورت مبارکہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مشابہ ہے تو انھوں نے فرمایا: واقعی تمھیں سرکار ﷺ کی زیارت ہوئی ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

امام جلال الدین سیوطی الحاوی للفتاویٰ (ص ۲۶۰) میں فرماتے ہیں کہ ان حوالہ جات اور احادیث سے مجموعی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ جسمانی اور روحانی اعتبار سے زندہ ہیں اور آپ کی وہی حالت ہے جو رحلت سے پہلے تھی آپ کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی اور آپ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں جس طرح فرشتے غائب ہیں، حالانکہ وہ جسمانی طور پر زندہ ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اپنے حبیب کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو پردہ اٹھا دیتا ہے اور وہ آپ کی ہیئات اصلیہ کی زیارت کا شرف حاصل کر لیتا ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ردّ ہے اس شخص پر جو اس زمانے میں دعویٰ کرتا ہے کہ میں دلائل سے مناظرہ کر سکتا ہوں اور فضیلت والے زمانوں کے پرخلوص علماء کے ارشادات سے نقلی نہیں بلکہ عقلی دلائل کی بنیاد پر اختلاف کر سکتا ہوں یہ حضرات بعض اوقات معقول کو دلیل ہی نہیں مانتے، ہم ان کے تمام تر احترام کے باوجود ان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک تو عقلی دلیل کی طرف اس وقت رجوع کیا جاتا ہے جب نقلی دلیل نہ پائی جائے، اس جگہ نقلی دلائل کی فراوانی کے باوجود عقلی دلیل پر اعتماد کرنے کا آپ کے پاس کیا جواز ہے؟

اس زمانے کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ بعض علماء اپنے بارے میں یہ خوش فہمی

رکھتے ہیں کہ ہم درجۂ اجتہاد کو پہنچے ہوئے ہیں اور اسی بنا پر اپنے آپ کو اس مقام پر فائز سمجھتے ہیں کہ ان علماء پر نقص یا کوتاہی کا الزام عائد کریں جو ان سے علم اور فضیلت میں آگے ہیں، یہ ہمارے دور کی بڑی پرابلم اور مصیبت ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر اس شخص کو نصیحت کروں جسے اس کے نفس نے غلط فہمی اور اہل علم وفضل پر دست ظلم دراز کرنے پر ابھارا ہوا ہے اور انھیں گزارش کروں کہ وہ ان نصوص کی طرف رجوع کریں جن سے صراحتہً یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا خواب میں دیدار صرف صحابہ کرام کو نہیں دوسرے خوش بختوں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔

کیا امام نووی پر کوتاہی کا الزام لگایا جا سکتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ جذباتی شخصیت ہیں، جیسے شیخ زرقاء نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے پر جوش جذبات نے ان لوگوں کی آنکھوں کو معنی صحیح کے سمجھنے سے روک رکھا ہے۔ پھر اپنے کلام کی تائید میں ابن حجر کی سوچ اور سمجھ کو پیش کرتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جناب! جب ابن حجر کا کلام آپ کو راضی نہیں کر سکا تو آپ قوی دلائل کا مقابلہ اپنی خاص رائے سے کس طرح کر سکتے ہیں؟ آپ اپنی جان پر ترس کھائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور براہ کرم یہ بھی بتا دیں کہ پر جوش جذبات کب راہ راست میں رکاوٹ بنتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی رضا کی خاطر حق تک پہنچنے میں کامیاب ہوں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ) (الحدید ۵۷، آیت ۱۶)

" کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت قریب نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور نازل ہونے والے حق کے لیے جھک جائیں"۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی محبت کے سچے جذبے کا ایمان کے راسخ کرنے میں بڑا کردار ہے، ایمان کی تو بنیاد ہی محبت ہے اور

ایمان جذبے ہی سے قائم رہتا ہے، سیدنا عمر فاروق ﷺ کی حدیث جسے حضرت انس ﷺ نے روایت کیا ہے اس حقیقت کو خوب اچھی طرح بے نقاب کرتی ہے۔

حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک ہم اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں"۔

حدیث صحیح میں اس پر تنبیہ آئی ہے، حضرت عبداللہ ابن ہشام ابن زہرہ تیمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے تم کامل مومن نہیں ہو گے جب تک ہم تمہارے نزدیک تمہاری جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں، حضرت عمر نے عرض کیا حضور ﷺ اب آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں آپ نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)! اب تمہارا ایمان کامل ہوا ہے۔[1]

خلاصہ گفتگو

اس تمام گفتگو کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ خواب میں دیدار چھ طریقے پر ہو سکتا ہے۔

۱۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان صفات کے ساتھ زیارت ہو جو سیرت وشمائل کی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے دل میں بھی یہ بات آئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۲۔ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت ان صفات کے ساتھ ہو جو کتب شمائل میں بیان کی گئی

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے۔ باب "حب الرسول من الایمان" میں (۱/۵۵) امام مسلم نے۔ "وجوب محبته رسول الله ﷺ" میں (حدیث نمبر ۴۴) امام نسائی نے "باب علامة الایمان" (۸/۱۵-۱۱۴) اور ابن ماجہ نے مقدمہ میں (نمبر ۱۶۷) روایت کیا۔

ہیں اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں لیکن آپ کے دل میں یہ واقع نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۳۔ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت کتب شمائل میں بیان کردہ کتب کی صفات کے ساتھ ہو لیکن آپ کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور نہ ہی آپ کے دل میں یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۴۔ آپ کی زیارت کتب شمائل کی بیان کردہ صفات کے مطابق نہ ہو اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے دل میں بھی یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۵۔ زیارت کتب شمائل کے مطابق نہ ہو اور آپ کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، تا تاہم آپ کے دل میں یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۶۔ زیارت کتب شمائل کے مطابق نہ ہو اور آپ کے دل میں یہ واقع نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں لیکن کوئی شخص آپ کو بتائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

پس پہلی تین صورتوں میں زیارت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ شریعت کے مخالف بھی نہیں، چوتھی اور پانچویں صورتیں بھی برحق زیارت ہیں جب یہ شریعت کے مطابق ہوں اور اگر شریعت کے بیان کے مطابق نہ ہوں تو نقص خواب کے دیکھنے والے کا ہے اور ماہرین تعبیر کے نزدیک مقام کے مناسب تاویل کی جائے گی۔

لیکن چھٹی قسم باطل ہے اور واقع کے برعکس ہے، اسے جادوگر اور دجال قسم کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

یہ اہم اور قیمتی بحث ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت فرمائی ہے۔

والحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالى عليه سيدنا و مولانا محمد و على اله و اصحابه اجمعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور سید عالم ﷺ کی زیارت

امام بخاری مسلم اور ابو داؤد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ رَّانِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ

جس نے خواب میں ہماری زیارت کی وہ عنقریب بیداری میں ہماری زیارت کرے گا۔ اور شیطان ہماری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔[1]

بیداری میں زیارت سے مراد کیا ہے؟ آخرت میں یا دنیا میں۔ دنیا میں زیارت مراد ہو تو یہ آپ کی حیات ظاہرہ کے ساتھ خاص ہے یا بعد والوں کو بھی شامل ہے؟ پھر کیا یہ حکم ہر اس شخص کے لیے ہے جسے خواب میں زیارت ہوئی یا ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جن میں قابلیت اور سنت کی پیروی پائی جائے؟ اس سلسلے میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں امام ابو محمد ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ الفاظ سے عموم معلوم ہوتا ہے اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کی تخصیص کے بغیر تخصیص کرتا ہے وہ سینہ زوری کا مرتکب ہے۔

امام جلال الدین سیوطی امام ابن ابی جمرہ کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وعدہ شریفہ پورا کرنے کے لیے خواب میں دیدار سے مشرف ہونے والوں کو بیداری میں دولت دیدار عطا کی جاتی ہے اگر چہ ایک مرتبہ ہی ہو۔

نوٹ: زیر نظر تحریر حضرت مولانا عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ کی کتاب "عقائد و نظریات" سے لی گئی ہے چونکہ یہ حصہ خواب میں زیارت رسول ﷺ کے عنوان سے ہے اس لئے اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الامام: صحیح البخاری (مجتبائی، دہلی) ج ۲، ص ۱۰۳۵

عوام الناس کو یہ دولت گراں مایہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت حاصل ہوتی ہے وہ حضرات جو پابند سنت ہوں انہیں ان کی کوششوں اور سنت کی حفاظت کے مطابق زندگی بھر بکثرت یا کبھی کبھی زیارت حاصل ہوتی ہے۔ سنت مطہرہ کی خلاف ورزی اس سلسلے میں بڑی رکاوٹ ہے۔[1]

امام مسلم حضرت عمران بن حصین، صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے سلام کہا جاتا تھا۔ میں نے گرم لوہے کے ساتھ داغ لگایا تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور جب یہ عمل ترک کیا تو سلام کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔ علامہ ابن اثیر نے نہایہ میں فرمایا: فرشتے انہیں سلام کہتے تھے جب انھوں نے بیماری کی وجہ سے گرم لوہے سے علاج کیا تو فرشتوں نے سلام کہنا چھوڑ دیا کیونکہ گرم لوہے سے داغ لانا توکل، تسلیم، صبر اور اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کرنے کے خلاف ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ داغ لگانا ناجائز ہے، ہاں! یہ توکل کے خلاف ہے جو اسباب کے اختیار کرنے کے مقابلے میں بلند درجہ ہے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ سنت کی خلاف ورزی برکات وکرامات کے حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

امام قرطبی متوفی (۶۷۱ھ) چند احادیث کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

مجموعی طور پر ان احادیث کے پیش نظر یہ بات یقینی ہے کہ انبیاء کرام کی وفات کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہم ان کا ادراک نہیں کرتے اگرچہ وہ زندہ موجود ہیں یہی حال فرشتوں کا ہے کیونکہ وہ زندہ اور موجود ہیں لیکن ہم میں سے کوئی انہیں نہیں

---

[1] عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲، ص ۲۵۶

[2] عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲، ص ۲۵۷)

دیکھتا، سوائے اولیاء کرام کے جنہیں اللہ تعالیٰ اس کرامت کے ساتھ خاص کرتا ہے۔[1]

قاضی ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں:۔

نبی اکرم ﷺ کا دیدار صفت معلومہ کے ساتھ ہو تو یہ حقیقی ادراک ہے اور اگر اس سے مختلف صفت کے ساتھ ہو تو یہ مثال کا ادراک ہے (علامہ سیوطی فرماتے ہیں یہ بہت عمدہ بات ہے) آپ کی ذات اقدس کا روح اور جسم کے ساتھ دیدار محال نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور باقی انبیاء کرام زندہ ہیں۔ وصال کے بعد ان کی روحیں لوٹا دی گئی ہیں۔ انہیں قبروں سے نکلنے اور علوی، اور سفلی جہان میں تصرف کی اجازت دی گئی ہے۔[2]

جو لوگ اس دنیا میں ہیں وہ عالم ملک اور عالم شہادت میں ہیں اور جو اس دنیا سے رحلت کر گئے ہیں وہ عالم غیب اور عالم ملکوت میں ہیں۔ جانے والے ہمیں دکھائی دے سکتے ہیں یا نہیں؟

اس سلسلے میں حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہیں:۔

انہیں ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے، انہیں ایک دوسری آنکھ سے دیکھا جاتا ہے جو انسان کے دل میں پیدا کی گئی ہے۔ لیکن انسان نے اس پر شہوات نفسانیہ اور دنیاوی مشاغل کے پردے ڈال رکھیں ہیں۔ جب تک دل کی آنکھ سے یہ پردہ دور نہیں ہوتا، اس وقت تک عالم ملکوت کی کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ چونکہ انبیاء کرام کی آنکھوں سے یہ پردہ دور ہوتا ہے، اس لیے انہوں نے ضرور عالم ملکوت اور اس کے عجائب کا مشاہدہ کیا ہے مردے عالم ملکوت میں ہیں ان کا بھی مشاہدہ کیا اور خبر دی ایسا مشاہدہ صرف انبیائے کرام کے لیے ہو سکتا ہے ان اولیاء کرام کے لیے جن کا درجہ انبیاء کرام کے قریب ہے۔

---

[1] محمد بن احمد القرطبی، الامام: التذکرہ (المکتبۃ التجاریہ) ص ۱۹۱ [2] عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲، ص ۲۶۳ [3] محمد بن محمد غزالی، امام: احیاء علوم الدین (دار المعرفۃ، بیروت) ج ۴، ص ۵۰۴

بہت سے خوش قسمت حضرات کو خواب میں یا بیداری میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت حاصل ہوئی۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

خواب میں زیارت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرمارہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرا کیا حال ہے؟ (کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرمارہے) میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم روزہ کی حالت میں بوسہ نہیں لیتے؟ عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں روزے کی حالت میں کسی عورت کا بوسہ نہیں لوں گا۔[1]

ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی ﷺ صحابی) نے مادہ کے سال (۱۸ھ) میں نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر خشک سالی کی شکایت کی۔ انہیں سید عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حکم دیا کہ عمر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ لوگوں کو لے کر آبادی سے نکلو اور بارش کی دعا مانگو۔[2]

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی یعنی خواب میں، آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک کے بال گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کی یہ حالت کیوں ہے؟ فرمایا ہم ابھی حسین کی شہادت پر حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔[3]

---

[1] محمد بن محمد غزالی، امام: احیاء علوم الدین (دار المعرفة، بیروت) ج ۴، ص ۵۰۶

[2] احمد بن تیمیہ، علامہ: اقتضاء الصراط المستقیم (طبع لاہور) ص ۳۷۳

[3] محمد بن عبداللہ الخطیب، امام: مشکوۃ المصابیح (طبع کراچی) ص ۵۷۰

بیداری میں زیارت

امام عماد الدین اسماعیل بن ہبۃ اللہ، اپنی تصنیف "مزیل الشبہات فی اثبات الکرامات" میں فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی ﷛ نے محاصرہ کے دنوں میں فرمایا مجھے اس کھڑکی میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے؟ عرض کی! جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: انہوں نے تمہیں پیاس میں مبتلا کر دیا ہے؟ عرض کی جی ہاں آپ نے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا، میں نے سیر ہو کر پانی پیا۔ یہاں تک کہ میں اس کی ٹھنڈک اپنے سینے اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا اگر چاہو تو ان کے خلاف تمہیں مدد دی جائے اور اگر چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو۔ میں نے آپ کے پاس افطار کرنے کو ترجیح دی۔ چنانچہ اسی دن شہید کر دیئے گئے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مشہور ہے اور کتب حدیث میں سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ امام حارث بن اسامہ نے یہ حدیث اپنی مسند میں اور دیگر ائمہ نے بھی بیان کی ہے۔ امام عماد الدین نے اسے بیداری کا واقعہ قرار دیا ہے۔[1]

امام ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ (میرا گمان ہے کہ وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، سیوطی) کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہو انہیں یہ حدیث یاد آئی (کہ جسے خواب میں زیارت ہوئی وہ بیداری میں بھی زیارت کرے گا) اور اس بارے میں غور فکر کرتے رہے۔ پھر ایک مرتبہ، دن ام المومنین (میرا گمان ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۲ سیوطی) کے پاس حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا۔ ام المومنین نے انہیں نبی اکرم ﷺ کا آئینہ لا کر دکھایا۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے آئینہ دیکھا تو مجھے اپنی صورت نہیں، بلکہ نبی اکرم ﷺ کی صورت

---

[1] عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، الامام: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۲۶۲)

مبارک کہ دکھائی دی۔ ؎۱

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا مجھے ظہر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا بیٹا گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا ابا جان میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے گفتگو کیسے کروں؟ فرمایا منہ کھولو، میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا اور حکم فرمایا کہ لوگوں سے خطاب کرو۔ اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور مواعظ حسنہ سے دعوت دو۔ میں نماز ظہر پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ مخلوق خدا بڑی تعداد میں حاضر تھی۔ مجھ پر اضطراب طاری ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مجلس میں میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹے: خطاب کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا کیسے خطاب کروں؟ میری طبیعت پر تو ہیجان طاری ہے۔ فرمایا: منہ کھولو تو میں نے منہ کھولا، آپ نے مجھے چھ مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے سات کی تعداد کیوں نہیں پوری کی؟ تو آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے احترام کے پیش نظر۔ ؎۲

طبقات الاولیاء، میں شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: انہیں خواب اور بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی بکثرت زیارت ہوتی تھی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کے اکثر افعال خواب یا بیداری میں نبی اکرم ﷺ سے حاصل کیے گئے تھے۔ ایک رات انہیں سترہ مرتبہ زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان ہی مواقع میں سے ایک موقع پر ارشاد فرمایا "خلیفہ ہم سے تنگ نہ ہو بہت سے اولیاء ہمارے دیدار کی حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے"۔ ؎۳

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ، لطائف المنن میں فرماتے ہیں ایک شخص نے شیخ

؎۱ عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، الامام: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۲۵۶)

؎۲ محمود آلوسی، سید علامہ: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲، ص ۳۵)

؎۳ محمود آلوسی، سید علامہ: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲، ص ۳۵۔۳۶)

ابوالعباس مرسی سے عرض کیا جناب آپ اپنے ہاتھ کے ساتھ مجھ سے مصافحہ فرمائیں، کیونکہ آپ نے بہت سے شہر دیکھے ہیں اور بہت سے اللہ والوں سے ملاقات کی ہے۔انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی سے مصافحہ نہیں کیا۔

شیخ ابوالعباس مرسی نے فرمایا:"اگر ایک لمحہ کے لیے رسول اللہ ﷺ مجھ سے غائب ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کروں"۔[1]

علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:۔

ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی اکرم ﷺ سے روحانی ملاقات ہو، اور یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اس امت کے ایک سے زیادہ کاملین کو بیداری میں آپ ﷺ کی زیارت حاصل ہوئی اور انہوں نے استفادہ کیا۔[2]

حضرت سید احمد کبیر رفاعی حج کرنے گئے تو حجرہ مبارکہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اَرْسِلُھَا　　تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَ ھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ　　فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظِیْ بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ:۔ میں دوری کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا۔ وہ میری نیابت میں زمین بوسی کیا کرتی تھی اور یہ جسمانی دولت ہے میں جسمانی طور پر حاضر ہوں آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ میرے ہونٹ اس سے فیض یاب ہوں۔[3]

امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:۔

"یہ حالت ایک مدت تک رہی ۔پھر اتفاقاً ایک ولی کے مزار شریف کے پاس سے

---

[1] محمود آلوسی، سید علامہ: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲، ص ۳۵)

[2] محمود آلوسی، سید السید: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲، ص ۳۵)

[3] عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۲۶۱)

گزرنے کا اتفاق ہوا۔ اس معاملے میں اس صاحب مزار بزرگ کو میں نے اپنا مددگار بنایا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہوگئی اور معاملے کی حقیقت منکشف کردی۔ حضرت خاتم المرسلین، رحمتہ للعالمین ﷺ کی روح انور رونق افروز ہوئی اور میرے غمگین دل کو تسلی دی"۔ [1]

ایک دوسرا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اتفاقاً آج صبح حلقہ مراقبہ کے دوران کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والتسلیمات روحانیوں کی صورت میں تشریف لائے اور اس روحانی ملاقات میں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہم روحیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے کہ وہ اجسام کی صورت میں متشکل ہو کر جسمانی حرکات وسکنات اور عبادات ادا کرتی ہیں جو اجسام ادا کیا کرتے ہیں۔ [2] دیوبندی مکتب فکر کے شیخ الحدیث محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

میرے نزدیک بیداری میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ممکن ہے جسے اللہ تعالیٰ یہ سعادت عطا فرمائے جیسے کہ علامہ سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ انہیں بائیس مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے آپ سے کئی حدیثوں کے بارے میں دریافت کیا اور آپ کے صحیح قرار دینے پر ان احادیث کو صحیح قرار دیا۔ [3]

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے بھی لکھا ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ آپ سے بخاری شریف پڑھی۔ ان کے نام بھی گنوائے۔ ان میں سے ایک حنفی تھا۔ انہوں نے وہ دعا بھی لکھی جو ختم بخاری کے موقع پر فرمائی۔

مولوی انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:۔

---

[1] احمد السرہندی، الامام الربانی: مکتوبات (باللغۃ الفارسیہ) الدفتر الاول، مکتوب ۲۲۰)

[2] احمد سرہندی، الامام ربانی: مکتوبات (امام ربانی فارسی) رؤف اکیڈمی لاہور، الدفتر الاول، مکتوب ۲۸۲)

[3] محمد انور شاہ کشمیری: فیض الباری (مطبعہ الحجازی، قاہرہ) ج ۱ ص ۲۰۴)

فَالرُّؤْيَۃُ مُتَحَقَّقَۃٌ وَ اِنْکَارُھَا جَھْلٌ

بحالت بیداری زیارت زیادہ متحقق ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔[1]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

جب میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ کی زیارت کی تو آپ کی روح انور کو ظاہر وعیاں دیکھا۔ فقط عالم ارواح میں نہیں بلکہ حواس کے قریب عالم مثال میں۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ عوام الناس جو نمازوں میں نبی اکرم ﷺ کے حاضر ہونے اور لوگوں کی امامت کرانے کا ذکر کرتے ہیں اسکی بنیاد یہی دقیقہ ہے۔[2]

محدث دہلوی مزید فرماتے ہیں:۔

پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار متوجہ ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک لطافت کے بعد دوسری لطافت میں ظہور فرمایا کبھی محض عظمت وہیبت کی صورت میں اور کبھی جذب، محبت انس اور انشراح کی صورت میں اور کبھی سریان کی صورت میں یہاں تک کہ میں خیال کرتا تھا کہ تمام فضا رسول اللہ ﷺ کی روح مقدس سے بھری ہوئی ہے اور روح مبارک فضا میں تیز ہوا کی طرح موجزن ہے۔[3]

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ دوسری مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے لیے گئے تو روضہ مقدسہ کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھتے رہے اور یہ آرزو دل میں لیے حاضر رہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کرم فرمائیں گے اور بیداری کی حالت میں شرف زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ پہلی رات آرزو پوری نہ ہوئی تو بے قراری کے عالم میں ایک نعت لکھی جس کا مطلع یہ

---

[1] محمد انور شاہ کشمیری: فیض الباری (مطبعہ الحجازی، قاہرہ) ج ۱، ص ۲۰۴)

[2] ولی اللہ محدث دہلوی، الشاہ: فیوض الحرمین (محمد سعید کمپنی، کراچی) ص ۸۲)

[3] ولی اللہ محدث دہلوی، الشاہ: فیوض الحرمین (محمد سعید کمپنی، کراچی) ص ۸۳)

ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

مقطع میں اسی کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یہ غزل مواجہہ عالیہ پر عرض کر کے باادب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور سر کی آنکھوں سے بحالت بیداری رحمت عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔[1]

علامہ جلال الدین سیوطی، رسالہ مبارکہ " تنویر الملک فی امکان رویة النبی والملک " میں متعدد احادیث اور آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

ان نقول اور احادیث کے مجموعے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نبی اکرم ﷺ اپنے جسم اور روح مبارک کے ساتھ زندہ ہیں، اور اطراف اور ملکوت اعلیٰ میں جہاں چاہتے ہیں۔ تصرف اور سیر فرماتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ اسی حالت مقدسہ میں ہیں جس پر وصال سے پہلے موجود ہیں۔ آپ کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی۔

بے شک نبی اکرم ﷺ ظاہری آنکھوں سے غائب کر دیئے گئے ہیں، جس طرح فرشتے غائب کر دیئے گئے ہیں حالانکہ وہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا اعزاز عطا فرمانا چاہتا ہے تو اس سے حجاب دور کر دیتا ہے اور وہ بندہ نبی اکرم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ لیتا ہے۔ جس پر آپ واقعی میں ہیں۔ اس دیدار سے کوئی چیز مانع

---

[1] محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء، حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ کراچی) ص ۴۴

نہیں ہے اور مثال کے دیدار کی تخصیص کا بھی کوئی امر داعی نہیں ہے۔[1]

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی نے بھی یہ عبارت لفظ بلفظ نقل کی ہے۔[2]

شخص واحد متعدد مقامات میں

ایک شخص کا متعدد مقامات میں دیکھا جانا نہ صرف ممکن ہے بلکہ بالفعل واقع ہے اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ درمیان کے پردے اٹھا دیئے جائیں اور ایک شخص ایک جگہ ہوتے ہوئے کئی جگہ سے دیکھا جائے۔

۲۔ ایک شخص موجود تو ایک جگہ ہے اس کی تصویریں کئی جگہ دکھائی جائیں جیسے ٹی وی میں ہوتا ہے۔ حاضر و ناظر کا مسئلہ سمجھنے کے لیے ٹی وی بہت معاون ہو سکتا ہے بلکہ اب تو ایسا ٹیلیفون آ گیا ہے کہ آپس میں گفتگو بھی ہو رہی ہے اور ایک دوسرے کی تصویر بھی دکھائی دے رہی ہے جو چیز آلات کے ذریعہ سے واقع ہو رہی ہو کیا وہ اللہ کی قدرت میں نہیں ہو گی؟ یقیناً ہو گی تو استبعاد کیوں؟

۳۔ اللہ تعالیٰ شخص واحد کے لیے متعدد اجسام مثالیہ مسخر فرما دیتا ہے۔ ان میں متصرف اور انہیں کنٹرول کرنے والی ایک ہی روح ہوتی ہے۔ اس سے وہ تکثر جزئی لازم نہیں آئے گا جسے مناطقہ محال کہتے ہیں کیونکہ وحدت اور تعداد کا مدار روح پر ہے۔

جب روح ایک ہے تو وہ ایک ہی شخص کہلائے گا چاہے اجسام مختلف ہی ہوں۔

سب سے پہلے ایک حدیث ملاحظہ ہو۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بطور خرق عادت

---

[1] عبدالرحمٰن بن ابی بکر، السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۲۵۶)

[2] محمود آلوسی، علامہ سید، روح المعانی، ج ۲۲، ص ۳۷، ۳۶)

ایک شخص کے متعدد اجسام ہو سکتے ہیں۔

حضرت قرۃ مزنی ﷜ سے روایت ہے کہ ایک صحابی کو اپنے بیٹے سے شدید محبت تھی۔ قضاء الٰہی سے ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔

اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّاتَاتِیْ بَاباً مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ یَنْتَظِرُکَ

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ اپنے بیٹے کو وہاں انتظار کرتے پاؤ۔

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟ فرمایا تم سب کے لیے ہے۔[1]

حضرت ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ بطور خرق عادت مختلف اجسام متعدد ہوتے ہیں کیونکہ صحابی کا بیٹا جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا۔[2]

حضرت عمرو بن دینار جلیل القدر تابعی اور محدثین کے امام ہیں۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ امام شعبہ، سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری ایسے عظیم محدث ان کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں۔

جب گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

حضرت ملا علی قاری اس ارشاد کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کی روح انور، مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے"۔

---

1. محمد بن عبد اللہ، الخطیب: مشکوۃ المصابیح (طبع، دہلی) ص ۱۵۳

2. علی بن سلطان محمد القاری: مرقاۃ المفاتیح (طبع ملتان) ج ۴، ص ۱۰۹

علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:۔

"انسانی روحیں جب مقدس ہو جاتی ہیں تو کبھی اپنے بدنوں سے جدا ہو کر اپنے بدنوں کی صورتوں یا دوسری صورتوں میں ظاہر ہو کر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرح کہ وہ کبھی حضرت دحیہ کلبی یا بعض اعراب کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے، جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جاتی اور ان کا اپنے اصلی بدنوں کے ساتھ ایک قسم کا تعلق بھی باقی رہتا ہے جس کی بنا پر روحوں کے افعال ان جسموں سے صادر ہوتے ہیں"۔

جیسے بعض اولیاء قدس اسرارہم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں متعدد مقامات میں دیکھے جاتے ہیں اور یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ ان کی روحیں اعلیٰ درجے کا تجرد اور تقدس حاصل کر لیتی ہیں لہٰذا وہ خود ایک شکل کے ساتھ ایک جگہ ظاہر ہوتی ہے اور ان کا اصلی بدن دوسری جگہ ہوتا ہے۔

لَا تَقُلْ دَارُهَا بِشَرْقِيِّ نَجْدٍ كُلُّ نَجْدٍ لِلْعَامِرِيَّةِ دَارُ

ترجمہ:۔تم یہ نہ کہو کہ محبوب کا گھر نجد کے مشرقی حصے میں ہے، بلکہ تمام نجد (محبوبہ) عامریہ کا گھر ہے۔[1]

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی میں مزید فرماتے ہیں:۔

"یہ امر اکابر صوفیہ کے نزدیک ثابت اور مشہور ہے اور طی مسافت سے الگ چیز ہے جو شخص ان دونوں کمالوں (طی مسافت اور متعدد مقامات پر موجود ہونے) کا انکار کرتا ہے، اس کا انکار ایسی سینہ زوری ہے جو کسی جاہل یا معاند ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے"۔

---

[1] محمود آلوسی، علامہ سید: روح المعانی، ج ۲۳، ص ۱۳)

علامہ تفتازانی نے ابن مقاتل جیسے بعض فقہاء اہلسنت پر تعجب کا اظہار کیا ہے جنہوں نے اس شخص پر کفر کا حکم لگایا جو اس روایت کو مانتا ہے کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادھم کو ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو بصرہ میں دیکھا اور اسی دن مکہ مکرمہ میں بھی دیکھے گئے۔ انہوں نے کفر کا یہ فتویٰ اس گمان کی بنا پر دیا کہ بیک وقت کئی جگہوں پر موجود ہونا بڑے معجزات کی جنس سے ہے اور اسے بطور کرامت ولی کے لیے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اہم اہلسنّت کے نزدیک نبی کا ہر معجزہ ولی کے لیے بطور کرامت ولی کے لیے ثابت ہو سکتا ہے، سوائے اس معجزہ کے جس کے بارے میں دلیل سے ثابت ہو جائے کہ وہ ولی سے صادر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً قرآن پاک کی کسی سورۃ کی مثل کا لانا۔[1]

متعدد محققین نے بعد از وصال نبی اکرم ﷺ کی روح اقدس کے متمثل ہو کر ظاہر ہونے کو ثابت کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیک وقت متعدد مقامات پر زیارت کی جاتی ہے، باوجودیکہ آپ اپنی قبر انور میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

اس کے بعد علامہ آلوسی آسمانوں پر نبی اکرم ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے ساتھ ملاقات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

"ان انبیاء کی قبریں زمین میں ہیں اور کسی عالم نے یہ نہیں کہا کہ انہیں زمین سے آسمانوں پر منتقل کر دیا گیا تھا"۔ تو یہ کہنا پڑے گا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں بھی جلوہ فرما تھے اور آسمانوں پر بھی جلوہ فرما تھے۔

---

[1] محمود آلوسی، علامہ سید: روح المعانی، ج ۲۳، ص ۱۴)

آئمہ مجتہدین کے ارشادات

یہ مسئلہ از قبیل واردات و مشاہدات ہے یا تو انسان خود روحانیت کے اس مقام پر فائز ہو کر انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی زیارت سے بہرہ ور ہو یا پھر شریعت و طریقت کے جامع علماء دین کے بیانات کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ ایسا شخص جسے خود دکھائی نہ دیتا ہو اور بینائی والوں کی بات ماننے کے لیے بھی تیار نہ ہو۔ اسے کھلی آنکھوں سے نظر آنے والے سورج کے وجود سے بھی قائل نہیں کیا جا سکتا۔

آیئے دیکھیں کہ مستند علمائے امت اس مسئلے میں کیا کہتے ہیں۔

حضرت امام بیہقی فرماتے ہیں:۔

"انبیائے کرام کا مختلف اوقات میں متعدد مقامات میں تشریف لے جانا عقلاً جائز ہے جیسے کہ اس بارے میں خبر صادق وارد ہے"۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کو اختیار ہے کہ ارواح صحابہ کے ساتھ جہان کے جس حصے میں چاہیں تشریف لے جائیں۔ [2]

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ اہل بدعت و کرامات کا انکار کرتے ہیں تو یہ کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نہ تو خود اپنی ذات سے کرامات کا صدور دیکھا اور نہ ہی اپنے مقتداؤں سے کرامت نام کی کوئی چیز صادر ہوتے ہوئے دیکھی۔ جن کا گمان یہ ہے کہ ہم بھی کچھ ہیں حالانکہ انہوں نے عبادات کے ادا کرنے اور گناہوں سے بچنے میں بڑی کوشش کی۔ چنانچہ یہ لوگ اصحاب کرامات اولیاء اللہ پر نکتہ چینی میں مصروف ہوئے۔ ان کی کھال ادھیڑ دی اور ان کے

---

[1] علی بن سلطان محمد القاری، علامہ: مرقاۃ المفاتیح (امدادیہ ملتان) ج ۳، ص ۲۴۱)

[2] (محمد بن اسماعیل حقی، علامہ روح البیان ج ۱۰ ص ۹۹)

گوشت چبائے۔انہیں جاہل صوفیاء کا نام دیا اور انہیں بدقسمتی قرار دیتے ہیں۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

"تعجب تو بعض اہلسنّت فقہاء سے ہے۔حضرت ابراہیم بن ادھم کے بارے میں مروی ہے کہ لوگوں نے ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو انہیں بصرہ میں دیکھا اور اسی دن انہیں مکہ مکرمہ میں دیکھا گیا۔ان بعض سنی فقہاء نے کہا کہ جو اس کے جائز ہونے کا عقیدہ رکھے کافر ہے اور انصاف وہ ہے جو امام نسفی نے بیان کیا۔ان سے پوچھا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ بعض اولیاء کی زیارت کرتا ہے، کیا اس طرح کہنا جائز ہے تو انہوں نے فرمایا اہلسنّت کے نزدیک بطور کرامت خلاف عادت کا واقع ہونا جائز ہے۔[1]

یعنی اسی طرح ایک شخص کا دو جگہ ہونا بھی بطور کرامت جائز ہے۔

یہی بات علامہ محمود بن اسرائیل الشہیر بابن قاضی سماونہ نے فرمائی، وہ فرماتے ہیں۔

ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر اور جاہل نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ کرامت ہے معجزہ نہیں، معجزہ میں چیلنج ضروری ہے، اس جگہ چیلنج نہیں ہے، لہٰذا معجزہ بھی نہیں ہے۔اہلسنّت کے نزدیک کرامت جائز ہے۔[2]

"اولیائے کرام سے بعید نہیں ہے کہ ان کے لیے زمین لپیٹ دی گئی ہے کہ انہیں متعدد اجسام حاصل ہوئے ہیں لوگوں نے ان اجسام کو ایک آن میں مختلف جگہوں پر پایا ہے"۔

امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:۔

"معراج کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ایک جسم (شخص) ایک آن میں دو جگہ حاضر ہو گیا جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے اولاد آدم کے نیک بخت افراد میں خود اپنی ذات

---

1. مسعود بن عمر التفتازانی: شرح المقاصد (طبع لاہور) ج ۲،ص ۲۰۴)

2. محمود بن اسرائیل، القاضی: جامع الفصولین (طبع مصر، ۱۳۰۱ھ) ج ۲،ص ۲۳۲)

اقدس کو بھی ملاحظہ فرمایا جب آپ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جمع ہوئے جیسے کہ اس سے پہلے گزرا۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے ساتھ جمع ہوئے۔ بیشک وہ انبیاء کرام زمین پر اپنی قبروں میں بھی تشریف فرما ہیں اور آسمانوں پر بھی جلوہ افروز ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مطلقاً فرمایا کہ ہم نے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو دیکھا، یہ نہیں فرمایا: کہ ہم نے آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی روح کو دیکھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گفتگو اور مراجعت فرمائی۔ حالانکہ وہ بعینہ زمین پر اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جیسے کہ (مسلم شریف کی) حدیث میں وارد ہوا ہے"۔

پس اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ایک جسم دو مکانوں میں نہیں ہو سکتا، اس حدیث پر تیرا ایمان کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر تو مومن ہے تو تجھے مان لینا چاہیے، اور اگر تو عالم ہے تو اعتراض نہ کر، کیونکہ علم تجھے روکتا ہے، تجھے حقیقت حال کا علم نہیں ہے، حقیقتاً یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔

تم یہ تاویل بھی نہیں کر سکتے کہ جو انبیاء کرم زمین میں ہیں وہ ان انبیاء کے مغائر ہیں جو آسمان میں ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مطلقاً فرمایا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، اسی طرح دوسرے انبیاء کرام جنہیں آپ نے آسمانوں میں دیکھا، تو نبی اکرم ﷺ نے جن کو موسیٰ علیہ السلام فرمایا اگر وہ بعینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ ہوں تو ان کے متعلق یہ خبر دینا کو وہ موسی ہیں جھوٹ ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذالک [1]

امام شعرانی مزید فرماتے ہیں:۔

---

[1] عبدالوہاب الشعرانی: الیواقیت والجواہر (طبع مصر) ج ۲، ص ۳۶)

پھر معترض اولیا کرام کے مختلف صورتوں میں ظاہر ہونے کا منکر ہے حالانکہ حضرت قضیب البان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن صورتوں سے چاہتے تھے موصوف ہو کر مختلف مقامات پر فائز ہوتے تھے۔ اور جس صورت میں آپ کو پکارا جاتا تھا جواب دیتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:۔

جسے دیکھا جاتا ہے وہ یا تو نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک ہے جو تجرد اور تقدس میں تمام روحوں سے زیادہ کامل ہے اس طرح کہ وہ روح مبارک ایسی صورت کے ساتھ متصف اور ظاہر ہوئی جسے اس رویت کے ساتھ دیکھا گیا ہے، جب کہ اس روح انور کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے اس جسم مبارک کے ساتھ بھی برقرار ہے جو قبر مبارک میں زندہ ہے، جیسے کہ بعض محققین نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کے سامنے حضرت دحیہ کلبی یا کسی دوسرے شخص کی صورت میں ظاہر ہونے کے باوجود سدرۃ المنتہیٰ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ (بیک وقت دونوں جگہ موجود تھے)

یا مثالی جسم نظر آتا ہے جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی مجرد اور مقدس روح متعلق ہے اور کوئی چیز اس امر سے مانع نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے مثالی اجسام بے شمار ہو جائیں اور روح مقدس کا ہر ایک کے ساتھ تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور تحائف ان میں سے ہر جسم کے لیے اور یہ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک روح کا ایک جسم کے اجزاء سے ہوتا ہے۔[1]

اس بیان سے اس قول کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے جو شیخ صفی الدین منصور اور شیخ عبدالغفار نے حضرت شیخ ابوالعباس طنجی سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں آسمان، زمین اور عرش و کرسی کو

---

[1] محمود آلوسی، علامہ سید: روح المعانی، ج ۲۲ ص ۳۵)

رسول اللہ ﷺ سے بھرا ہوا دیکھا۔

نیز اس بیان سے یہ سوال بھی حل ہو جاتا ہے کہ متعدد لوگ دور دراز مقامات پر ایک ہی وقت میں رسول اللہ ﷺ کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ اس بیان کے ہوتے ہوئے اس جواب کی ضرورت نہیں رہتی جس کی طرف بعض بزرگوں نے اشارہ کیا ہے، اس سے اس دیدار کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

كَا لشَّمْسِ فِي كَبْدِالسَّمَآءِ وَضَوْءُ هَا

يَغْشِيُ الْبِلَادَ مَشَارِ قاً وَمَغَارِباً

ترجمہ:۔ نبی اکرم ﷺ آسمان کے وسط میں پائے جانے والے سورج کی طرح ہیں جس کی روشنی، مشرق اور مغرب کے شہروں کو ڈھانپ رہی ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:۔

"جب جنات کو اللہ تعالی کی عطا سے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مختلف شکلوں کے ساتھ متشکل ہو کر عجیب وغریب کام کر لیتے ہیں اگر کاملین کی روحوں کو یہ قدرت عطا فرمادیں تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے اور دوسرے بدن کی کیا حاجت ہے"؟

اسی سلسلے کی کڑی وہ واقعات ہیں جو بعض اولیاء کرام سے منقول ہیں کہ وہ ایک ہی آن میں متعدد مقامات میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام انجام دیتے ہیں۔اس جگہ بھی ان کے لطائف مختلف اجسام کی صورت میں مجسم ہو جاتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔

اسی طرح اس بزرگ کا واقعہ ہے جو ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کبھی اپنے ملک سے باہر نہیں گئے۔اس کے باوجود ایک جماعت مکہ مکرمہ سے آتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم نے اس بزرگ کو حرم کعبہ میں دیکھا ہے۔اور ان سے یہ باتیں ہوئی ہیں۔ایک دوسری جماعت کہتی ہے کہ

ہم نے انہیں روم میں دیکھا ہے تیسری جماعت نے انہیں بغداد میں دیکھا۔

یہ سب اس بزرگ کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو ان تشکلات کی اطلاع نہیں ہوتی۔

اسی طرح حاجت مند لوگ زندہ اور وصال یافتہ بزرگوں سے خوف اور ہلاکت کے مقامات میں امداد طلب کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان بزرگوں کی صورتیں حاضر ہوتی ہیں اور ان سے مصیبت دور کرتی ہیں۔ بعض اوقات ان بزرگوں کو مصیبت دور کرنے کی اطلاع ہوتی ہے اور بعض اوقات ان بزرگوں کو مصیبت دور کرنے کی اطلاع نہیں ہوتی۔ یہ بھی دراصل ان بزرگوں کے لطائف متشکل ہوتے ہیں اور یہ تشکل کبھی عالم شہادت میں ہوتا ہے اور کبھی عالم مثال میں۔

چنانچہ ہزار افراد ایک ہی رات، خواب میں نبی اکرم ﷺ کی مختلف صورتوں میں زیارت کرتے ہیں اور بہت سے فائدے حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب آپ کی صفات اور آپ کے لطائف ہوتے ہیں جو مثالی صورتوں سے متشکل ہوتے ہیں۔

اسی طرح مرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور پیران کرام ان کی مشکلات حل کرتے ہیں"۔[1]

امام علامہ شیخ علی نور الدین حلبی (۱۰۴۴ھ) صاحب سیرت حلبیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے:

تَعْرِیْفُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَ الْاِیْمَانِ بِاَنَّ مُحَمَّداً ﷺ لَایَخْلُوْا مِنْهُ مَكَانٌ وَّلَازَمَانٌ

اہل اسلام کو بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کوئی زمانہ اور کوئی جگہ خالی نہیں

---

[1] احمد سرہندی، امام الربانی: مکتوبات شریف فارسی (طبع لاہور) جلد دوم، جزء ۷، ص ۲۷)

ہے۔

ہر جگہ آپ کی جلوہ گری ہے۔ یہ رسالہ امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے جواہر البحار کی دوسری جلد (ص ۱۱۱ سے ۱۲۵) تک نقل کر دیا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو علماء دیوبند کے بھی پیر و مرشد ہیں، فرماتے ہیں: البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے مضائقہ نہیں، کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات سے بعید نہیں۔

یاد رہے کہ یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی مصدقہ ہے۔

علامہ سید محمد علوی مالکی مکی اپنی معرکتہ الاراء تصنیف الذخائر المحمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحانیت ہر مکان میں حاضر ہے آپ کی روحانیت خیر اور فضیلت کے مقامات اور محفلوں میں حاضر ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ روح بحیثیت روح کے برزخ میں مقید نہیں ہے، بلکہ آزاد ہے اور ملکوت الٰہی میں سیر کرتی ہیں برزخ میں روح کے آزاد ہونے اور سیر کرنے کی دلیل، حدیث صحیح میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے، مومن کی روح ایک پرندے پر ہے جہاں چاہتی ہے سیر کرتی ہے، یہ حدیث امام مالک نے روایت کی۔

"نبی اکرم ﷺ کی روح، تمام روحوں سے زیادہ کامل ہے، اس لیے حاضر اور شاہد ہونے میں بھی سب سے زیادہ کامل ہے"۔[۲]

غیر مقلدین کے امام نواب وحید الزمان، صحاح ستہ کے مترجم کہتے ہیں:۔

---

۱ محمد امداد اللہ، المہاجر المکی: شمائم امدادیہ (طبع لکھنؤ) ص ۹۳

۲ محمد بن علوی المالکی المکی: الذخائر المحمدیہ (طبع قاہرہ) ص ۲۵۹

میں کہتا ہوں کہ بیان سابق سے وہ شبہ دور ہو جاتا ہے جسے کم فہم لوگ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ صالحین کی قبروں کی زیارت کر کے ان کی روحوں سے فیض و برکات، دل کی ٹھنڈک انوار کس طرح حاصل کیے جا سکتے ہیں؟ جبکہ ان کی روح اعلیٰ علیین میں ہیں۔ جواب یہ ہے کہ روح از قبیل اجسام نہیں ہے، اجسام کی یہ صفت ہے کہ جب وہ ایک مکان میں ہوں تو دوسرے مکان میں موجود نہیں ہو سکتے۔ (بخلاف روح کے کہ وہ دو مکانوں میں موجود ہو سکتی ہے) اور اگر مان لیا جائے کہ روح ایک ہی مکان میں موجود ہو سکتی ہے تو اسکی تیز رفتاری کی بناء پر اس کے لیے آسمان کی طرف چڑھنا پھر وہاں سے اترنا اور زائر کی طرف متوجہ ہونا پلک جھپکنے کی بات ہے۔[1]

دو سطروں کے بعد انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ:۔

"روح اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور ایک وقت میں دو جگہ پر موجود ہو سکتی ہے"۔

---

[1] وحید الزمان، النواب، ہدیہ المہدی (طبع سیالکوٹ) ص ۶۳

اٹھ میرے دھوم مچانے والے

مشرق سے مغرب ...... شمال تا جنوب، گمراہیاں ہی گمراہیاں ...... تاریکیاں ہی تاریکیاں پھیلی ہوئی تھیں ...... انسانیت، شرافت، تہذیب اور تمدن کا نام ونشان مٹ سا گیا تھا...... بحر وبر انسانی خباثتوں سے تنگ آ گئے تھے...... انسانی اخلاق واخلاص کا جنازہ نکل چکا تھا...... دل ویران ہو چکے تھے...... خزاں نے بہاروں کو لوٹ کر چمن اجاڑ ڈالے تھے، کہ اچانک ایک شب ......۱۹ اپریل ۵۷۱ء کو ...... جب عرش الٰہی کے سائے تلے ملائکہ مقربین سر جھکائے تھے، حجاب عظمت سے ندا ہوئی کہ......

" ملاء اعلیٰ کے تمام فرشتے آج کی رات زمین پر جمع ہو جائیں، وہاں جہاں ہمارے جلال وجبروت کا گھر ہے...... جو اہل زمین کا قبلہ ہے...... آج باعث ایجاد عالم کا ظہور ہونے والا ہے...... شرق وغرب، شمال وجنوب، بحر وبر اور تمام اقطار ارض میں منادی کر دی جائے کہ کونین کے تاجدار تشریف لا رہے ہیں...... ان کے خیر مقدم کے لئے اپنی نگاہیں بطور فرش بچھائے رکھیں ...... مکہ کی وادیوں، ام القریٰ کے کہساروں اور حرم کے بام ودر پر چمنستان فردوس کی بہاروں کا غلاف چڑھا دیا جائے ...... سیارہ افلاک کے پہرہ داروں سے کہہ دو اس وقت تک آفتاب کے چہرے سے نقاب نہ اٹھائیں جب تک خسروئے کائنات کی طلعت زیبا سے خاکدان گیتی کا ذرہ ذرہ منور نہ ہو جائے ...... ستاروں کی انجمن میں اعلان کر دو...... آج رات کے پچھلے پہر اپنی مجلس شبینہ برخاست کر کے فرش زمین پر اتر جائیں اور مکہ کی فضاؤں میں پھیل جائیں۔"

پس یہ فرمان عالی شان جاری ہونا تھا کہ فرشتے سجدے میں گر گئے ...... رات بھر قدسیان فلک کے قافلے زمین پر اترتے رہے اور صبح ہونے سے پہلے پہلے کنگرہ عرش سے لے کر گل کدہ فردوس تک کی ساری زیبائیاں وادی حرم میں سمٹ آئیں۔

جیسے ہی صبح صادق کا اجالا چمکا...... مکہ کی فضاء رحمت وانوار سے بھر گئی...... نعتوں کی صداؤں سے دشت وجبل گونج گونج اٹھے...... گلی گلی حوران خلد کے آنچلوں کی خوشبو سے معطر

ہوگئی...... اس صدائے سلام وتہنیت پر تمام ملائکہ سروقد کھڑے ہوگئے...... حرم کی جھکی جھکی دیواریں ایستادہ ہوگئیں...... امیر کشور نبوت کی سواری اس دھوم سے آئی کہ اکناف عالم صدائے مرحبا سے گونج اٹھے...... ستارے کھل گئے...... نور کی پھواڑ پڑنے لگی...... دل باغ باغ ہوئے...... افسردہ جانوں کے سربستہ غنچے کھل گئے...... پژمردہ شگوفے تروتازہ ہوئے...... نسیم شوق کے فرحت انگیز جھونکوں سے چمن دہر کے نہار وشجر لہلہانے لگے...... طبیعت کی ہزار داستان بلبلیں، جذبات شوق کی نغمہ سرا ہوئیں...... فیض باری نے رحمت وکرم کی بارش کی...... باغ عالم میں بہار آئی...... مردہ دلوں کے گل کھلے...... حبیب کبریا کی آمد آمد کا شہرہ مچا...... مدح وثناء کے ترانوں سے گنبد نیلگوں گونجنے لگا...... صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا، آج وہ طلوع ہوگیا...... آج وہ آنے والا آ گیا...... وہ کیا آئے، رحمت کی برکھا آ گئی...... نور کے بادل چھا گئے...... دور دور تک بارش نور ہے...... عجیب سماں ہے...... ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا......! عجب منظر ہے......! تاریکیاں چھٹ گئیں...... روشنیاں بکھر گئیں...... جدھر دیکھئے نور ہی نور ہے، بہار ہی بہار...... مسرتیں ہی مسرتیں...... چاندنی ہی چاندنی...... روشنی ہی روشنی...... رحمتیں ہی رحمتیں...... برکتیں ہی برکتیں تازگی انگڑائیاں لے رہی ہیں...... مسرتیں پھوٹ رہی ہیں...... سارا عالم نہایا ہوا ہے...... ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے...... یہ اجلا اجلا سماں...... یہ مہکی مہکی فضائیں...... یہ مست مست ہوائیں، جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں...... عید منا رہی ہیں...... تم بھی ان کے گیت گاؤ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

بہار آئی بہار...... ہاں......! زندگی میں بہار آئی...... دماغوں میں بہار آئی...... دلوں میں بہار...... علم وحکمت میں بہار...... تہذیب وتمدن میں بہار...... فکر وشعور میں بہار، عقل وخرد میں بھی بہار آئی...... صدیوں کی ہتھکڑیاں ٹوٹ گئیں...... گھٹی گھٹی سی فضائیں بدل گئیں...... مندی مندی سی آنکھیں روشن ہوگئیں...... بجھی بجھی سی طبیعتیں سنبھل گئیں...... رندی رندی آوازیں کھنکھارنے لگیں...... ڈوبتے ہوئے تیرنے لگے...... ابھرنے لگے...... سہمے ہوئے چہکنے لگے......

خون کے پیاسے محبت کرنے لگے...... بکھرے ہوئے یک جا خیال ہو گئے...... منتشر قوتیں سمٹ گئیں، ضعیف وناتواں ایک قوت بن کر ابھرے اور دنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ انسان "احسن تقویم" میں بنایا گیا "اشرف المخلوقات" کے منصب عالی پر فائز ہو کر خلافت الٰہیہ سے سرفراز کیا گیا...... زندگی نے ایسا سنگھار کیا کہ سب جھانکنے لگے...... تکنے لگے...... بلائیں لینے لگے...... فدا ہونے لگے...... آرزوئیں کرنے لگے...... تمنائیں کرنے لگے...... وہ کیا آئے، کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش ودلربا معلوم ہونے لگا...... یہ کون آیا سویرے سویرے......!

جس نے ہستی کی زلف برہم کو سنوارا...... جس نے زندگی کا چہرہ نکھارا...... حیات نبض جس کے دم سے دھڑک رہی ہے...... وجود قافلہ جس کے دم سے رواں دواں ہے...... جسے رب کائنات نے حسن بے مثال بخشا...... ایسا حسین بنایا کہ ہر زمانے والے جس کے حسن وجمال کے ترانے گاتے رہے...... یہ امام الانبیاء سرور کائنات ﷺ کی آمد، آمد ہے۔

۱۲ ربیع الاول (۱۹ اپریل)...... ہاں......! یہ ان کی آمد کا دن ہے...... یہ عید کا دن ہے...... خوشی کا دن ہے...... ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے...... یہ ہماری عید ہے...... دیکھو، دیکھو......! حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام کے حواری التجا کر رہے ہیں...... آپ ہاتھ اٹھائے پروردگار عالم سے دعا کر رہے ہیں...... اے اللہ، اے پالنہار! آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانوں کے) خوان اتار، تاکہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید ہو جائے...... جس دن آسمان سے کھانا اترے، وہ دن "عید" کا دن ہو جائے تو جس دن وہ قاسم رزق تشریف لائے وہ دن عید کیوں نہ ہو......!

اسلام ہو اس دن پر جب وہ تشریف لائے۔

بے شک ان کی تشریف آوری کا دن یادگار دن ہے...... یہ دن عید کا دن ہے...... یوم مسرت ہے...... خوشیاں منایئے...... عید منایئے...... محفل میلاد سجایئے...... خود کو سجایئے...... نئے نئے کپڑے زیب تن کیجئے...... نئے عمامہ کا تاج سر پر سجایئے...... آنکھوں میں سرمہ...... سر و داڑھی پر خوشبودار تیل اور عطر لگایئے...... گھروں کو سجایئے...... محلّوں کو سجائیں...... مسجدوں کو مدرسوں کو...... اسکول وکالج اور جامعات کو بھی سجائیں...... سرسبز پرچم لہرائیں...... جھنڈیاں

لگائیں...... قمقمے جلایئے......روشنی کیجئے...... چراغاں کیجئے......درود وسلام بھیجئے......زمین سے آسمان تک ان کا چرچا ہے......درود وسلام کے گجرے آ رہے ہیں......ذکر بلند ہو رہا ہے...... کیوں نہ ہو......ان کا ذکر تو ان کے رب نے بلند فرمایا......(سورہ الم نشرح۔۴)

وہ اس مقام پر فائز ہوئے جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے......نعت کی بارش ہو رہی ہے......نعمت کی برسات ہو رہی ہے۔

یہ عید میلاد النبی منانا کوئی نیا عمل نہیں، یہ تو ہمیشہ سے مسلمانوں میں جاری وساری ہے، چنانچہ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی، (جو کہ تقریباً نوسو سال قبل زمانے سے تعلق رکھتے تھے) فرماتے ہیں کہ " لوگ (عید) میلاد النبی ﷺ کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں......اور ماہ ربیع الاول شریف کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں......عمدہ عمدہ لباس پہنتے ہیں......زیب وزینت اور آراستگی کرتے ہیں، عطر وگلاب چھڑکتے اور سرمہ لگاتے ہیں......ان دنوں میں خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے، نقد جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں......اور اس اظہار مسرت وخوشی کی بدولت خوب اجر وثواب اور خیر وبرکت، سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال ودولت، اولاد، پوتوں، نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آباد شہروں میں امن وامان وسلامتی اور گھروں میں سکون وقرار، نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

اللہ اللہ......!

اہل محبت ہمیشہ ہمیشہ سے اپنے محبوب کی یاد میں عید میلاد مناتے چلے آ رہے ہیں، پھر ہم غافل کیوں رہیں......! ہاں، ہاں......!

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ میرے دھوم مچانے والے

(رضا)

یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ھ (اقبال احمد اختر القادری)

(۴۹)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

فروغ اہلسنّت کے لئے......امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرًا و تقریرًا و وعظًا و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶۔ حمایت مذہب و رد بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)